



عمر: ہاں، بیت سے بڑھے لکھے لوگ بھی باہر رہے
باہر رکھے بیٹھے ہیں جو کام ملتے ہیں
ان سے لوگ دلی طور پر مطمئن نہیں ہوئے۔

اٹھ: بالکل! یہ مہنگائی پر طرف اثر ڈال رہی ہے اگر
حکومت اس پر قابو نہ پائے تو حالات اور خراب
ہو سکتے ہیں۔

عمر: مجھے لگتا ہے کہ لوگوں کو زیادہ مواقع فراہم کرنے کی ضرورت
ہے تاکہ وہ خود کو بہتر طور پر روزگار کے لیے تیار
کر سکیں۔

اٹھ: ہاں، حکومت کو چاہیے کہ وہ کاروباری ماحول کو بہتر
بنا دے اور نوجوانوں کے لیے روزگار کے نئے مواقع پیدا
کرے۔

عمر: بالکل! تب ہی ہم اس مہنگائی اور بے روزگاری کے
چکر سے باہر نکل سکتے ہیں۔

اٹھ: امیر ہے کہ حالات جلد بہتر ہو جائیں گے۔ ورنہ پمپلی نسل
کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

عمر: انشاء اللہ، حالات بہتر ہوں گے، بس دعائیں کرتے رہنا
چاہیے۔

سہیاں ایک دعوت میں بلایا گیا۔ حضرت قمر نے اس موقع پر اپنے قلام کی بند پیرائی کا خواب دیکھا تھا، اور اس دن وہ خوش فہمی میں مبتلا تھے کہ لوگ ان کی تعریف کریں گے۔ انہوں نے ایک نظم تیار کی جس میں زندگی کو گلستان یا سراب سے تشبیہ دی تھی۔ تاہم، وہ امیر لوگوں کی محبت میں زندگی کے خوش کن پہلوؤں کو اجاگر کرنا چاہتے تھے، حالانکہ ان کی طبیعت حقیقت پسندانہ تھی۔

س نمبر 3: مقالہ

دو دوستوں کے درمیان مہنگائی اور بے روزگاری کے موضوع پر

احمد: السلام علیکم!
عمر: وعلیکم السلام!
احمد: کیا حال ہے؟
عمر: بس یاد کیا بتاؤں۔ بہت برے حالات ہیں۔ مہنگائی اور بے روزگاری چل رہی ہے۔ ہر روز کچھ نہ کچھ مہنگا ہوتا جا رہا ہے۔

احمد: بالکل! سب چیزیں بڑھ رہی ہیں اور ہمیں سمجھ نہیں آتا کہ کہاں سے پیسے آئیں۔ کھانے پینے کی چیزیں بھی بہت مہنگی ہو گئی ہیں۔

عمر: ہاں! اور نہ صرف کھانا پینا، بلکہ تعلیم اور صحت کی سہولتیں بھی مشکل ہو گئی ہیں۔

احمد: یہی تو مسئلہ ہے۔ اس کے ساکھ ساکھ بے روزگاری کا مسئلہ بھی ہے۔ اچھے کام نہیں مل رہے اور جو مل رہے ان میں آمدنی کچھ خاص نہیں۔



LGS GROUP OF COLLEGES

A PROJECT OF LAHORE GRAMMAR SCHOOL

Name: MINAHIL SHAHZAD

Class: XI

Roll No. _____

Subject: URDU

Test No. _____

Date: 26.11.2024

A	B	C	D	A	B	C	D	A	B	C	D	A	B	C	D	Marks Obtained
1				6				11				16				
2				7				12				17				
3				8				13				18				
4				9				14				19				
5				10				15				20				

سب مغربہ : اقتباس کی تشریح

حوالہ مستقیم :

سبق کا عنوان : ادیب کی عزت
 شاعر کا نام : پریم چند

سیاق و سباق :

حضرت قمر اپنی تنگ دستی کے باوجود ادب کی خدمت کر رہے تھے۔ وہ ایک کتاب لکھنے میں مصروف تھے جو ان کے خیال کے مطابق انہیں مشہور کر دے گی۔ ان کی بیوی سہیلہ قناعت اور ایثار کی سہلہ تھیں، جو انہیں دلجوئی اور امید دیتی تھیں۔ ایک رشتہ رئیس نے قمر کو ایک تقریب میں مدعو کیا لیکن سہیلہ نے تنگ سانس کی وجہ سے جانے سے روکا۔ تاہم قمر اپنی عزت افزائی کے لیے بھٹی پرانی اچلن پہن کر گئے۔ وہاں انہیں ذلت آمیز نظروں کا سامنا ہوا۔ اس تجربے کے بعد وہ تقریب سے بغیر کسی نظم کے واپس آ گئے اور اپنے سادہ کمر کو جنت ماننے لگے۔

تشریح :

دکھنیت رائے المعروف پریم چند اردو ادب کے اولین افسانہ نگاروں میں شامل ہیں اور ترقی پسند تحریک کے پہلے صدر تھے۔ ان کے افسانوں کا مرکزی موضوع معاشرتی مسائل تھا۔ ان کا مشہور افسانہ ”سبق“ میں ادیب کی عزت و مقام کو اجاگر کیا گیا ہے۔ زیر تشریح نثر پارے میں حضرت قمر، جو ایک معروف ادیب ہیں، کو شہر کے رئیس کے